رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللّٰہ

الفضل قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۲ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۷

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلازل کے متعلق پیشگوئیاں

پہلے جب کبھی خدا تعالےٰ کا کوئی قہری نشان ظاہر ہوتا۔ اور لوگوں کو اس سے عبرت حاصل کرنے کے لئے بتایا جاتا۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا غضب ہے۔ جو دُنیا کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے بھڑکا ہے۔ اور جس کی خبر خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے سے دے رکھی ہے۔ تو ایک طرف تو کہا جاتا۔ کہ اس قسم کے حادثات کوئی نئی یا غیر معمولی بات نہیں۔ کہ ان کو قہر الٰہی سمجھ لیا جائے۔ ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور دُوسری طرف ازراہِ تکبر و رعونت یہ کہدیا جاتا۔ کہ مرزا صاحب نے دُنیا کی ہلاکت اور بربادی کی پیشگوئیاں سُنا کر اپنا منحوس ہونا ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کے دعوےٰ کے بعد دُنیا غیر معمولی تباہیوں اور ہلاکتوں میں مبتلا ہوتی جا رہی ہے:۔

مگر پہلے بہار کی غیر معمولی تباہی نے اور اب کوئٹہ کی ہیبت ناک ہلاکت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس قسم کے حادثات معمولی اور اتفاقات زمانہ کے ماتحت نہیں آتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے غضب اور قہر کا ثبوت ہیں چنانچہ ہندو، مسلمان، سکھ وغیرہ ہر مذہب و ملت کے لوگ پکار اُٹھے ہیں۔ کہ کوئٹہ کا زلزلہ قیامت کا نظارہ۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ اور چونکہ یہ حادثات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تشریحات اور تفصیلات کے بالکل مطابق رونما ہُوئے ہیں۔ اور مخالفین کے لئے یہ کہنا محال ہو گیا ہے۔ کہ یہ آپ کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ اس لئے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ اس قسم کے حادثات کے متعلق مرزا صاحب نے جو پیشگوئیاں کیں۔ وہ زمانہ گزشتہ کے انبیاء اور صلحاء کے اقوال سے اخذ کی گئی ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۷ جون ۱۹۳۵ء) "زلازل کے متعلق پیشگوئیاں" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"ان پیشگوئیوں کی حقیقت جو مرزائی لوگ لئے پھرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ازمنہ گزشتہ کے مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی کے اقوال سے بعض باتیں لے کر انہیں اپنانے اور اپنے حال پر منطبق کر کے دکھانے کی کوشش کی"۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ازمنہ گزشتہ کے مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی نے جو پیشگوئیاں کیں۔ اور اس زمانہ کی جو علامات بتائیں ان میں زلازل اور دوسرے رنگ کی تباہیوں کا خاص طور پر ذکر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر نہ صرف اس زمانہ کی تعیین فرما دی ہے بلکہ خدا تعالےٰ کے ان قہری نشانات کی تشریح اور تفصیل بھی بیان فرما دی۔ اور لوگوں کو بار بار اطلاع دی۔ کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ ورنہ خدا کا غضب ان کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ پس ازمنہ گزشتہ کے مرسلین اور صلحاء کے اقوال میں زلازل وغیرہ کا جو ذکر پایا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ بلکہ وہ روز روشن کی طرح ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ ان اقوال میں تو صرف یہ ذکر ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئیگا جس میں اس قسم کی تباہیاں اور ہلاکتیں رونما ہونگی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتایا ہے۔ کہ وہ زمانہ آچکا ہے۔ اور اگر موجودہ زمانہ کے لوگ اپنی اصلاح نہ کریں گے۔ تو ان تباہیوں کے شکار ہونگے۔ جن کی خبر گزشتہ انبیاء اور صلحاء بھی دیتے آئے اور آپ نے بھی دی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ آپ کے اطلاع دینے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خدا تعالےٰ کے قہری نشانات رونما ہونے لگ گئے:۔

پس گزشتہ مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی کے اقوال کو اپنے حال پر منطبق کر کے دکھانا بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ وہ زمانہ آ گیا ہے۔ جو مسیح موعود کے لئے مقرر تھا۔ اور وہ علامات پُوری ہو گئی ہیں۔ جن کا مسیح موعود کی بعثت کے وقت پورا ہونا ضروری تھا۔

اب مسلمان کہلانے والوں اور ازمنہ گزشتہ کے مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے سوائے اس کے کوئی راہ نہیں کہ یا تو مسیح ناصری کو آسمان سے اتار کر دکھا دیں یا پھر اس زمانہ میں جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور جس کے متعلق وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں اپنے حال پر منطبق کر کے دکھا دی ہیں۔ اسکی صداقت کا اقرار کریں۔

اسی سلسلہ میں مخالفین کا یہ اعتراض بھی بالکل رد ہو جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ دُنیا کے لئے منحوس ثابت ہُوئے۔ کیونکہ انہوں نے دُنیا کی تباہی و بربادی کی پیشگوئیاں کیں۔ کیونکہ جب بقول "احسان" انہوں نے اپنی طرف سے کچھ کہا ہی نہیں۔ بلکہ زلازل وغیرہ کی جو پیشگوئیاں کی ہیں۔ وہ ازمنہ گزشتہ کے مرسلین یزدانی و صلحائے ربانی کے اقوال سے بعض باتیں لی گئی ہیں۔ تو پھر نحوست کا الزام نعوذ باللہ گزشتہ انبیاء اور صلحاء پر عائد ہوگا نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء دُنیا کے لئے منحوس نہیں ہوتے۔ بلکہ ابر رحمت بنکر آتے ہیں لیکن جب دُنیا ان کے بار بار سمجھانے کے باوجود اپنی اصلاح نہیں کرتی۔ اور بداعمالیوں میں بڑھتی جاتی ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے حکم سے انذار کا پہلو اختیار کرتے ہیں اس میں بھی مخلوق کی بھلائی مدنظر ہوتی ہے۔ کہ لوگ خوف و خطر سے متاثر ہو کر اپنی اصلاح کر لیں۔ نادان اس حکمت کو نہیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے انبیاء کو منحوس اور ہلاکت آفرین قرار دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم سے بھی ظاہر ہے۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی کہا گیا۔ لیکن اس کی بے ہودگی اب یہ کہہ کر ظاہر کر دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلازل وغیرہ کے متعلق جو پیشگوئیاں

فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرانے کے متعلق ضروری اعلان

تمام عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پنجاب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ووٹروں کے متعلق جو ہدایات اور درخواست فارم بھجوائے گئے تھے۔ ان فارموں کے متعلق یہ بات نوٹ کرلیں۔ کہ جو درخواستیں خواندہ ہونے کی بناء پر (بصورت عورت) یا تعلیمی صفت کی بناء پر (بصورت مرد یا عورت) دی جائیں وہ درخواستیں تمام کی تمام درخواست کنندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔ مطبوعہ فارموں پر ایسی درخواستیں قابل قبول نہیں ہوں گی۔ ہاں اگر ووٹر بننے کے لئے درخواست دینے کی کوئی اور وجہ ہو۔ مثلاً انکم ٹیکس دہندہ ہونے کی بناء پر یا پنشن خوار بیوہ یا جائداد ہونے کی بناء پر یا زوجیت کی بناء پر تو ایسی صورت میں مطبوعہ فارم بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

خواندہ یا تعلیمی صفت کی بناء پر جو درخواست اپنے ہاتھ سے لکھی جائے۔ اس کا مضمون اس طرز کا ہونا چاہئیے:

جناب عالی! مہربانی کرکے میرا نام فہرست رائے دہندگان میں درج فرمائیں۔ (بصورت عورت) کیونکہ میں خواندہ ہوں۔ اور لکھ پڑھ سکتی ہوں۔ (بصورت مرد یا عورت) میں پرائمری یا اس سے اوپر کا کوئی امتحان پاس ہوں۔ (جس کی مصدقہ نقل یا اصل سند امتحان پیش کرنی ہوگی) اور یہ درخواست میرے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے:

اس کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ درخواست نام درج کرانے کے لئے نہیں دی۔

نام ولد/زوجہ ذات عمر پیشہ سکونت

تصدیق (پردہ نشین عورت ہونے کی صورت میں خاندان کے کسی بڑے آدمی کی کہ یہ درخواست اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے) اور مرد ہونے کی صورت میں کسی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی تصدیق کہ نقل سند مطابق اصل ہے یا اس نے فلاں جماعت کا امتحان پاس کیا ہوا ہے: ناظر امور خارجہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

قادیان ۲۱ جون۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پالم پور سے بذریعہ موٹر پونے دس بجے تشریف لائے اور خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں پیش آمدہ خلاف عدل و انصاف حالات بیان فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقار اور عزت کی حفاظت کے متعلق بشرط ضرورت عنقریب ایک خاص پروگرام جماعت احمدیہ کے لئے پیش کرنے کا اعلان فرمایا۔ مگر اس سے قبل ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنے کا ارشاد فرمایا:

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹، ۲۰ جون ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت	
۱	محمد شفیع صاحب	ضلع گورداسپور
	تحریری بیعت	
۲	گیندا صاحب	ریاست نابھہ
۳	رشیدہ بیگم صاحبہ	ضلع جالندہر
۴	اعتقاد نبی صاحب بی اے	نینی تال
۵	رسول بی بی صاحبہ	ضلع راولپنڈی
۶	سردار بیگم صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃
۸	دولت بی بی صاحبہ	〃
۹	رسول بی بی صاحبہ	ضلع سرگودہا
۱۰	شیر محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۱	احمد حسین صاحب	〃
۱۲	حاکم بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۱۳	رحمت علی صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۴	فضل الدین صاحب	ضلع لائل پور
۱۵	اقبال بیگم صاحبہ عرف ننھی بیگم	ضلع انبالہ
۱۶	مختار احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۷	مبارک احمد صاحب	ضلع لائل پور
۱۸	رشیم بی بی صاحبہ	〃
۱۹	بھولی صاحبہ	〃
۲۰	غلام محمد صاحب	ضلع گجرات
۲۱	حسینہ بی بی صاحبہ	〃
۲۲	نصرت اللہ صاحب	سندھ
۲۳	محمد شفیع صاحب	〃
۲۴	A. M. Ahmada Meera Umma Satan Kulam	
۲۵	K. K. Hassen Kunbi Sahib Malabar.	

انتقال

خاکسار کی اہلیہ ۱۵ جون فوت ہوگئی ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں:

خاکسار۔ محمد حسین خان احمدی آف ماڑی بچیاں از سکھر سندھ

تلاش

چوہدری بلال احمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانیوال عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ جماعت کو ان کی سخت ضرورت ہے۔ مہربانی فرماکر جلدی تشریف لے آئیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ اس وقت کہاں ہیں۔ کسی اور دوست کو اگر ان کا علم ہو۔ تو مجھے اطلاع دیں:

غلام رسول سکرٹری جماعت احمدیہ خانیوال

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی ساتویں فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ پہلی فہرستوں کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم
میزان سابقہ	۱۶۳۳ - ۱۰ - ۶
ماسٹر خیر الدین صاحب امرتی کیمپ	۵ - ۰ - ۰
امۃ الرحیم دختر 〃 〃 〃	۲ - ۰ - ۰
امۃ السلام 〃 〃 〃	۲ - ۰ - ۰
بشیر الدین صاحب پسر 〃 〃 〃	۱ - ۰ - ۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۲ - ۰ - ۰
مولوی محبوب عالم صاحب چک سیلی	۲ - ۰ - ۰
جماعت الکھنور معرفت مرزا عنایت اللہ صاحب	۳ - ۰ - ۰
جماعت چک تہورہ معرفت حافظ محمد الدین صاحب	۳ - ۰ - ۰
مولوی صدر الدین صاحب پشاور	۰ - ۶ - ۰
بشیر احمد صاحب محمود آباد	۵ - ۰ - ۰
غلام احمد صاحب بسراوال	۱ - ۰ - ۰
میزان کل	۱۶۶۰ - ۰ - ۶

یوم التبلیغ کی تعیین

امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار ہوگا جبکہ مسلمانوں کو تبلیغ کی جائے گی۔ یہ تاریخ اس لئے مقرر کی گئی ہے۔ کہ اس کے ساتھ کئی ایسی پیشگوئیوں کا تعلق ہے۔ جو مطابق الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری ہوئیں۔ مثلاً ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق الہام ہوا ان شانئک ھو الابتر۔ سو وہ ابتر ہی ثابت ہوا۔ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری بموجب پیشگوئی فوت ہوا۔ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ چند احباب۔ چولا بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے: ناظر دعوت و تبلیغ

حج بیت اللہ

جماعت احمدیہ کے معتقداتِ ایمانیہ میں داخل ہے

اخبار "احسان" جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے بغض و عداوت کے ثبوت میں جو مسلسل اور پیہم غلط بیانیاں کرتا رہتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے۔ کہ اس نے لکھا ہے۔ جماعت احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ

"حج کے لئے کعبۃ اللہ تک جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ثواب قادیان جا کر بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مکہ اور مدینہ کی برکات اب اس نئی ارض پر نازل ہونے لگی ہیں"۔

اس اعتراض کی لغویت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے خلیفہ اول حضرت مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور آپ کے خلیفہ ثانی حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے ذی استطاعت افراد میں سے بیسیوں ایسے ہیں۔ جو حج بیت اللہ کر چکے ہیں۔ اور ہر سال کئی احمدی حج کے لئے جاتے ہیں۔

ان حالات میں یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ حج کے لئے کعبۃ اللہ تک جانے کی ضرورت نہیں۔ ایسی کذب بیانی ہے۔ جس کی کسی شریف انسان سے توقع نہیں ہو سکتی۔

پھر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو کبھی یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ قادیان کو مرکز حج بنایا جائے۔ بلکہ آپ نے اپنے عقائد کا علے وجہ البصیرت اعلان فرماتے ہوئے جو امور بیان فرمائے ہیں۔ ان میں فریضہ حج کو بھی داخل کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف و تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق۔ اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیانِ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء۔ اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں اور صوم۔ اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج۔ اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقوےٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللہ علے الکاذبین والمفترین"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

"کشتی نوح" میں اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرماتے ہیں:-

"اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے"۔ (صفحہ ۱۴)

پھر فرماتے ہیں:-

"ایسا ہی ایک عبادت حج کی ہے۔ مگر حج ایسا نہیں چاہیئے۔ کہ حرام حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو۔ اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آئے۔ اور اس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلاتے جائیں۔ وہ کہہ کر واپس آ جائے۔ اور ناز کرے۔ کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالےٰ کا جو مطلب حج سے ہے۔ وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ انقطاعِ نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جائے عاشق۔ اور محب جو سچا ہوتا ہے۔ وہ اپنی جان اور اپنا دل قربان کر دیتا ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کیواسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے۔ ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے۔ اس کا بھی طواف نہیں ہوتا اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اُتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں۔ گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہتی۔ وہ اس کے گرداگرد قربان ہو رہے ہیں"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ کلمات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ آپ نے حج بیت اللہ معتقداتِ ایمانیہ میں داخل فرمایا جماعت کے صاحب استطاعت احباب کو اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس بارے میں نصیحت فرمائی ہے۔ کہ رسمی طور پر یہ فریضہ ادا نہ کیا جائے بلکہ محبتِ الٰہی میں غرق ہو کر ارکانِ حج کو بجا لایا جائے۔ اس صورت میں مخالفین کا یہ کہنا کہ احمدی سمجھتے ہیں۔ "حج کے لئے کعبۃ اللہ تک جانے کی ضرورت نہیں" صریح افترا اور دھوکہ دہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ قادیان اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے مسیح کا تخت گاہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے انوار و برکات کا جائے نزول ہے۔ اور ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے مگر مرکز احمدیت کی یہ فضیلت مکہ معظمہ۔ اور مدینہ منورہ سے الگ نہیں۔ بلکہ انہی برکات کا ایک ظل ہے اسی بناء پر جہاں جماعت احمدیہ کے افراد قادیان آتے۔ اور ان برکات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ جو اس زمین میں اخلاص سے آنے والوں کے لئے مقدر ہیں۔ وہاں صاحب استطاعت احباب حج بیت اللہ کے لئے بھی جاتے۔ اور اس طرح دونوں مقامات کی برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

سیرت النبی کے جلسے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے ۲۷ اکتوبر کی تاریخ مقرر فرمائی ہے احباب کو حسب معمول ان جلسوں کو شاندار بنانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

سرگودھا میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

شہر سرگودھا میں تبلیغی تقاریر کرنے کے واسطے ۱۴ اور ۱۵ جون کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ چونکہ ۱۴ کو میلاد النبیؐ کی تقریب میں شہر کے مسلمانوں نے جلسے تجویز کرکے بیرونجات سے علماء منگوائے ہوئے تھے۔ اور سیرت کمیٹی کے شائع کردہ اشتہارات جگہ بجگہ چسپاں کرکے ہر مذہب و فرقہ کے لوگوں کو شمولیت کی دعوت بھی دی گئی تھی اس واسطے اس دن بجائے علیحدہ جلسہ کرنے کے ہمارے سکرٹری صاحب تبلیغ نے منتظمین جلسہ سے اس امر کی تحریری خواہش کی۔ کہ ہمارے علماء کو بھی جلسہ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ آخر ہم نے رات کو گول چوک میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریر ہونے کا اعلان کر دیا۔ ہماری منادی کے بعد غیر احمدیوں نے منادی کرائی۔ کہ یہ جلسہ قادیانیوں کا ہے۔ اس میں کوئی مسلمان شامل نہ ہو۔ اس دوہری منادی سے ہمارے جلسہ کی کافی شہرت ہوگئی۔ رات کو زیر صدارت حافظ عبدالعلی صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے تقریر کی۔ سیرت النبیؐ کے جلسوں کی ابتدائی تحریک ہماری جماعت کی طرف سے ہونے اور پھر اسی لائن پر جلسے کرنے کا اہتمام سیرت کمیٹی کے اپنے ہاتھ میں لینے اور اس غرض کے لئے قادیان سے علماء مختلف مقامات پر بھجوانے اور غیر مسلموں کو بھی اس میں شمولیت کا موقعہ دینے کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اخلاقی تعلیم اور رواداری کا نمونہ پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ آج کل کے بعض علماء اور عوام کی حالت جو اس تعلیم کے خلاف ہے۔ اس سے کسی کو یہ دھوکا نہ لگنا چاہیئے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم ہے۔ حاضری باوجود مخالفین کی ممانعت کے خاصی تھی۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے:۔

دوسرے دن۔ ۱۵ جون ۳۵ء کو منادی کرا کر اسی جگہ جلسہ کیا گیا۔ مخالفین نے ہمارے جلسہ میں آنے سے روکنے کے لئے منادی کرائی۔ لیکن باوجود اس قدر جدوجہد کے گذشتہ رات سے بھی دوچند بلکہ سہ چند کے قریب مجمع ہوگیا۔ اور ہر مذہب و طبقہ کے جیدہ اور تعلیم یافتہ لوگ بھی آئے۔

جلسہ زیر صدارت ملک کرم الٰہی صاحب ایم۔ اے بلیڈر منعقد ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ختم نبوت کے مضمون پر عام فہم اور مدلل تقریر کی۔ جس میں لفظ ختم کے مختلف معانی بیان کرکے واضح کیا کہ مقام مدح کے مناسب حال جس قدر معنی اس لفظ کے ہو سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اتباع کرنے والوں کے لئے نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ پھر بزرگان سلف و خلف کے کئی حوالہ جات پڑھ کر بتایا کہ یہ سب اس قسم کی نبوت جاری رہنے کے قائل تھے۔ اس قسم کی علمی تقریر جس کا کوئی لفظ بھی دل آزار نہیں تھا۔ بن کر مفسدین کا گروہ شرارت سے باز نہ رہ سکا۔ انہوں نے دوران تقریر میں شور ڈالنا اور نعرے لگانا شروع کر دیا۔ اینٹیں پھینکنے لگ گئے اس پر پولیس کے رپورٹر نے مزید پولیس منگوانے کا فوری انتظام کیا۔ اور پولیس نے آکر اس گروہ کو منتشر کر دیا۔ اس عرصہ میں جماعت کے احباب نہایت صبر و سکون سے بیٹھے رہے اور چوٹیں سہتے رہے:۔

دوسری تقریر مولوی ظہور حسین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کی۔ جس میں سلسلہ کی کامیابی اور پیشگوئیوں کے ظہور کا ذکر کرتے ہوئے زلزلہ کی پیشگوئی نہایت ہی واضح اور مؤثر پیرایہ میں بیان کی۔ اس کے بعد احراریوں کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور جلسہ بخیر و خوبی رات کے گیارہ بجے کے قریب ختم ہوا:۔

آخر میں صاحب صدر نے امن پسند لوگوں اور جلسہ میں مخل ہونے والوں کو منع کرنے والے شرفاء کا شکریہ ادا کیا۔ اور خلل انداز ہونے والوں سے اظہار ہمدردی کرکے ان کی ہدایت کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔ نیز مقامی پولیس اور سب انسپکٹر صاحب انچارج سٹی سرگودھا کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے امن قائم رکھنے کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی:۔

۱۶ جون ۳۵ء کو حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کے مکان پر صبح کے ۷ بجے سے ۹ بجے تک زیر صدارت حافظ صاحب مذکور جلسہ ہوا۔ جس میں زیادہ تر جماعت کے ہی لوگ تھے۔ احراریوں کے بعض اعتراضات کے جوابات پر مولوی ظہور حسین صاحب نے نہایت اعلےٰ اور مدلل تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان کئے اس دن دس بجے ہر دو مبلغ صاحبان روانہ ہوگئے۔ اس موقعہ پر بیرونجات کے احمدی احباب بھی باوجود مصروفیت کے کافی آگئے

خاکسار۔ عطاء اللہ

لاہور میں اجرائے نبوت پر تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ لاہور تبلیغ میں سرگرمی سے کوشش کر رہی ہے۔ تمام حلقہ ہائے جماعت لاہور اپنے اپنے حلقوں میں جلسے کرا رہے ہیں۔ ۱۶ جون حلقہ بھاٹی دروازہ نے ختم نبوت پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے کا لیکچر کرایا:۔

احراریوں نے جلسہ کو روکنے کے لئے بے حد کوشش کی۔ احمدیوں سے دست وگریباں ہونا چاہا۔ اور پولیس سے کہہ دیا۔ کہ اگر احمدیوں کا جلسہ ہوا تو فساد ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر مرزا محمد باقر صاحب کوتوال شہر نے فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اور امن قائم رکھا:۔

ملک صاحب نے اجرائے نبوت پر عقلی و نقلی دلائل دیتے ہوئے کہا۔ عالم جسمانی میں اللہ تعالےٰ نے ہماری چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ رب جو رحمان اور رحیم ہے۔ اس نے ہماری روحانی ضروریات کی تکمیل کا کوئی انتظام نہ کیا ہو۔ جس طرح جسم کو پیاس لگتی ہے۔ اسی طرح انسانی روح کو بھی پیاس لگتی ہے جسے بجھانے کے لئے الہام کا مقدس اور مصفّیٰ پانی اللہ تعالےٰ بھیجتا ہے۔ جب کفر و شرک کی وبا دنیا پر نازل ہوتی ہے۔ تب کسی روحانی طبیب کو بھیجتا ہے۔ جسے نبی کا نام دیا جاتا ہے:۔

انبیاء اس وقت آتے ہیں۔ جب لوگ روحانی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں اپنے نبی کی تعلیم کو چھوڑ دیتی ہیں۔ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سب کے اعمال خراب ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا تفرقہ اور تشتت کا شکار ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا کی حالت کا نقشہ قرآن مجید نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ ظهر الفساد فی البر والبحر۔ جب دنیا میں خرابی رونما ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے کوئی رسول بھیج دیا۔ کیا نعوذ باللہ خداوند تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ خرابی تو رونما ہو جائے مگر اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کے لئے کسی کو نہ بھیجے:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جب میری امت یہود کے نقش قدم پر چلنے لگے گی۔ تب اس کی اصلاح کا انتظام کیا جائے گا۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ ان خرابیوں کے انسداد کے لئے علماء موجود ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ علماءھم شرٌّ من تحت ادیم السماء۔ اس وقت کے علماء سب سے بدتر ہوں گے:۔

خاکسار۔ عبدالوہاب عمر

حضرت امیرالمؤمنین سے اظہار عقیدت و اخلاص کے شاندار مظاہرے

تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا عزم صمیم

۲۶ مئی کے جلسوں کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کی رپورٹیں

علی گڑھ

جماعت احمدیہ علی گڑھ کا جلسہ خاکسار کے مکان پر منعقد ہوا۔ پہلے خاکسار نے تقریر کی اور ان مطالبات پر جو نوجوانوں کے متعلق ہیں۔ روشنی ڈالی۔ پھر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی۔ اور چندہ کی ادائیگی کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ (خاکسار نذیر احمد میڈیکل آفیسر)

گورداسپور

جماعت احمدیہ گورداسپور کا جلسہ مرزا عبدالحق صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ اور تحریک جدید کے مختلف حصوں پر روشنی ڈالی گئی۔ نماز مغرب کے بعد مرزا عبدالحق صاحب وکیل نے اوجلہ جا کر وہاں ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ (خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ)

کوہاٹ

ضلع کوہاٹ کی تمام احمدی جماعتوں کو جلسہ کی دعوت ۲۶ مئی سے دو ہفتہ قبل دی جا چکی تھی۔ چنانچہ احباب دور دور سے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آئے۔ ایک نہایت مخلص بزرگ شیخ احمد گل صاحب جن کی عمر ستر سال سے متجاوز ہے۔ تیس میل سے پیدل تشریف لائے۔ جلسہ خان بہادر محمد علی خان صاحب امیر جماعت کی کوٹھی پر زیر صدارت خان بہادر سعد اللہ خان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی احیاء الدین صاحب مبلغ نے پشتو زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب نے پشتو میں ہی احمدیوں کے فرائض پر ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ پھر بابو محمد اشرف صاحب نے بزبان اردو تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اور ان کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بیان کئے۔ (خاکسار محمد احمد سیکرٹری)

سنگرور

منشی غلام رسول صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تحریک جدید کے جملہ مطالبات کو بوضاحت بیان کیا۔ (خاکسار رحمت اللہ)

سیالکوٹ

جامع مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مسٹر خلیل احمد صاحب متعلم بی۔ اے کلاس نے پہلے چار مطالبات بیان کئے۔ اس کے بعد مسٹر عبدالمنان صاحب اور ڈاکٹر محمد الدین صاحب نے یکے بعد دیگرے مختلف مطالبات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے بقیہ مطالبات پر مختصر تقریر کی۔ سامعین پر تقریروں کا گہرا اثر ہوا۔ (خاکسار نذیر احمد سیکرٹری)

مڈھ رانجھا

مولوی رفیع الدین صاحب نے قریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں انہوں نے تحریک جدید کے ہر مطالبہ کو جماعت کے سامنے کھول کر بیان کیا۔ خاکسار نے اخبار "الحکم" میں سے ایک مضمون متعلقہ تحریک جدید پڑھا۔ (خاکسار مہدی شاہ)

دیوا سنگھ (ضلع ملتان)

۲۶ مئی۔ جلسہ تحریک جدید شاندار طور پر منایا گیا۔ اور تمام مطالبات احباب کے ذہن نشین کرائے گئے۔ (سیکرٹری)

بھیرہ

انجمن احمدیہ بھیرہ کا جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور تمام مطالبات احباب کے ذہن نشین کرائے گئے۔ (خاکسار محمد الدین نجم سیکرٹری)

آگرہ

جماعت احمدیہ آگرہ کا جلسہ زیر صدارت شیخ اللہ جوایا صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوئیں۔ مولوی فضل الدین صاحب نے ہر پہلو کو اختصار کے ساتھ بیان کیا۔ (خاکسار شیخ گلزار محمد)

نئی دھلی

جلسہ جناب میر مہدی حسین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے ہر سیکرٹری نے اپنے اپنے شعبہ کے متعلق تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور اس امر کا بھی اظہار کیا۔ کہ جماعت اپنے پیارے امام کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ (خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ)

ڈیرہ غازیخاں

زیر صدارت حکیم عبدالخالق صاحب مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے تحریک جدید کے چند پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کیا۔ بعدہٗ منشی سربلند خانصاحب نے مالی مطالبات کی تشریح پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حکیم عبدالخالق صاحب نے اخبار بدر سے جناب مفتی محمد صادق صاحب کا ایک مضمون جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق تھا۔ پڑھا۔ (خاکسار محمد عثمان)

چک $\frac{145}{10R}$ ضلع ملتان

۲۶ مئی مولوی سراج دین صاحب اور چودہری غلام مرتضےٰ صاحب پریذیڈنٹ نے تقریریں کیں۔ (خاکسار نذیر احمد)

بنگلور

۹ افراد نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ جلسہ میں تمام احمدی شامل تھے (خاکسار غلام قادر شرقی)

شاہ مسکین

مولوی عبدالعزیز صاحب لاہوری نے دو گھنٹہ تقریر کی۔ پھر خاکسار نے جماعت کو چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی (خاکسار سید ولایت شاہ)

وزیر آباد

۲۶ مئی بعد نماز مغرب خاکسار نے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹ مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا۔ (خاکسار فضل الٰہی سیکرٹری)

چک ۹۹ شمالی سرگودہا

زیر صدارت چودہری غلام رسول صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ منشی ثناء اللہ صاحب۔ چودہری عبدالواحد صاحب اور سید نذیر حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ (سیکرٹری)

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

۲۶ مئی بعد نماز مغرب جلسہ ہوا۔ شیخ غلام رسول صاحب حکیم عطا محمد صاحب۔ غلام قادر صاحب۔ اور خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ (خاکسار فضل الرحمٰن)

بنارس چھاؤنی

۲۶ مئی کے جلسہ میں خاکسار نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی سکیم کے ۱۹ مطالبات ایک مبسوط لیکچر میں واضح طور پر بیان کئے۔ (خاکسار عبدالرحمٰن)

خانانوالی۔ میانوالی کوٹ باجوہ

۲۶ مئی جلسہ ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے تمام حصوں پر روشنی ڈالی گئی۔ (خاکسار رحمت خان سیکرٹری)

لنڈی کوتل

زیر صدارت مرزا یوسف علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حبیب حسن صاحب و زین العابدین صاحب نے ٹریکٹ سے مطالبات پڑھ کر سنائے۔ اور خاکسار نے تحریک جدید کے تمام پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کیا۔ (خاکسار شمس الدین)

پٹی

زیر صدارت مرزا محمد جمیل بیگ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی احمد الدین صاحب و چودہری محمد حیات صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات پڑھ کر سنائے۔ (سیکرٹری)

شاہدرہ

۲۶ مئی طبیہ کالج کے ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ نو اصحاب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے علاوہ مطالبات کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک پُر اثر تقریر بھی کی۔ (خاکسار الہ دین)

مصیبت زدگان کوئٹہ کے اموال اور املاک کے متعلق

حکومت ہند کا ایک اہم اعلان

کوئٹہ میں جن لوگوں کے اموال اور املاک ہیں۔ ان کی آگاہی کے لیے گورنمنٹ نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

۱۔ شہر کوئٹہ کے مالکان املاک کو اپنے ملبہ میں دفن شدہ املاک کے تحفظ کے متعلق قدرتاً جو تشویش ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے اور اس اندیشہ کا ازالہ کرنے کے لئے کہ املاک کی حفاظت کے جو انتظامات کئے گئے ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ حکومت ہند ان تدابیر کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دینا چاہتی ہے۔ جو اس مقصد کے لئے پہلے ہی اختیار کی جا چکی ہیں۔ اور ان تدابیر کا بھی اظہار کر دینا چاہتی ہے جو املاک کو حقدار مالکوں تک پہنچانے کے لئے جہاں تک بحالات موجودہ ممکن ہے اختیار کی جائیں گی۔ گو یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئٹہ میں داخل ہونے کی جو عام ممانعت ہے اسے منسوخ کر دیا جائے۔ تاہم پسماندگان کے اکثر حصہ کے چلے جانے کی وجہ سے صورت حال ذرا پرسکون ہو گئی ہے۔ اور اب حکومت ہند اس بات پر تیار ہے کہ مالکان املاک کی ایک محدود تعداد کو کوئٹہ جانے کی اجازت دیدی جائے۔ تاکہ وہ وہاں کے حالات بچشم خود دیکھ لیں۔ اور ان انتظامات کا معائنہ کر لیں۔ جو تحفظ املاک کے لئے عمل میں لائے گئے ہیں۔

۲۔ زلزلہ کے آتے ہی اس بات کا پورا انتظام کر دیا گیا۔ کہ لوٹ مار نہ ہونے پائے۔ اور بلا اجازت کوئی شخص شہر کے اندر نہ داخل ہو۔ فوج نے شہر کے گرد حلقہ کر لیا۔ اور کسی شخص کے لئے چھپ کر شہر میں داخل ہونا ناممکن ہو گیا اسی کے ساتھ رسالہ نے شہر کے حوالی میں گشت لگانا اور پہرہ دینا شروع کر دیا۔

۳۔ جب تک ملبہ کھودنے کا کام ہو سکا۔ فوج کے آدمیوں نے اس کام کو انجام دیا۔ جس دوکان کا ملبہ کھودا جاتا تھا۔ اس کے ایک نمائندہ کو شہر جانے کا پاس دے دیا جاتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک کارکن جماعت ایک افسر کی ماتحتی میں ہوتی تھی۔ اور سامان لے جانے کے لیے باربرداری کا بھی انتظام کر دیا جاتا تھا۔ جب کوئی ایسی املاک برآمد ہوئیں۔ جن کا مالک موجود نہ تھا۔ تو وہ کوئٹہ میں حکام کی حفاظت میں باحتیاط رکھ دی گئیں۔

۴۔ طبی حکام کی سخت تاکید پر شہر کو بند کر دینے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں اس بات کی سخت نگرانی کر دی گئی ہے۔ کہ کوئی غیر متعلق شخص شہر کے اندر داخل نہ ہونے پائے۔ شہر کے چاروں طرف دوہرے کانٹے دار تار کا حصار بنایا جا رہا ہے۔ جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اس حصار پر شب و روز دو سو پیادہ سپاہ اور دو سو پولیس کے آدمیوں کا پہرہ اور گشت لگا دیا گیا ہے۔ اور رات کے وقت اس پر تیز بجلی کی روشنی ہوا کرے گی۔ بنکوں کی حفاظت کے لئے الگ خاص پہرہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ آتشزدگی سے حفاظت کے لئے بھی انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ طبی حکام اور افسروں کے ماتحت پہرہ کے سپاہیوں کے سوا کسی شخص کو شہر میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اس وقت تک کسی غیر متعلق شخص نے شہر میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی ہے۔ یہ انتظامات اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک حکومت ہند کو بہترین طبی مشورہ کے بعد یہ اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ اب شہر میں داخل ہونے اور ملبہ کھودنے کا کام شروع کرنے سے بیماری پھیلنے کا خطرہ نہیں ہے۔ حکومت ہند نے اپنے پبلک ہیلتھ کمشنر کو اس کام پر تعینات کر دیا ہے۔ کہ وہ مقامی طبی حکام کی امداد سے صورت حالات کی جانچ کریں اور ان کا جو مشورہ ہوگا اس کی تعمیل کی جائے گی۔ حکومت ہند کا یہ بھی ارادہ ہے کہ وہ پبلک ہیلتھ کمشنر کو تھوڑے تھوڑے معین وقفہ سے پھر کوئٹہ بھیجے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ملبہ کھودنے کا کام جلد سے جلد پھر کس وقت شروع کیا جا سکتا ہے

۵۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا۔ حکومت ہند اس کے لئے تیار ہے۔ کہ مالکان املاک کی محدود تعداد کو اس بات کی اجازت دی جائے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری پر کوئٹہ جائیں اور جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان کو دیکھیں۔ حکومت ہند کی خواہش ہے کہ یہ جماعتیں ایسی ہوں جن پر کوئٹہ کے تمام پسماندہ مالکان املاک کو اعتماد ہو اور اس کی رائے ہے۔ کہ پنجاب، سندھ صوبہ سرحدی اور دیگر مقامات کے شہروں اور علاقوں سے جو مالکان املاک کے پہلے اصلی وطن تھے۔ زیادہ سے زیادہ تین تین آدمیوں کی جماعتوں کو کوئٹہ جانے کی اجازت دی جائے۔ اس طرح پنجاب میں لاہور۔ امرتسر گجرانوالہ ملتان اور ڈیرہ غازی خاں کے بسنے والے کوئٹہ کے مالکان املاک میں سے ہر جگہ سے تین آدمیوں کے وفود کو اجازت دی جائے گی۔ دیگر شہروں اور علاقوں کے بارے میں جہاں سے اسی طرح تین تین آدمیوں کے وفود جائیں گے۔ بعد کو اطلاع دی جائے گی تمام مالکان املاک جو اس اجازت سے منتفع ہونا چاہتے ہوں۔ وہ اس اعلان کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنی درخواستیں اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو بھیج دیں۔ جو ان درخواستوں کو زلزلہ کے کمشنر کے پاس شملہ بھیج دے گا۔ آخر الذکر حاکم ان میں منتخب مالکان املاک کے ہر وفد کو اجازت کا پرچہ دیدے گا۔

۶۔ جو مالکان املاک اس اجازت سے منتفع ہونگے۔ انہیں شہر کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ملبہ کھودنے کی۔ لیکن ان کو وہ تمام انتظامات دکھا دیئے جائیں گے جو مقامی حکام نے شہر کی حفاظت کے لئے کئے ہیں۔ اور یہی مقامی حکام ان کے کھانے اور مختصر قیام کا بھی انتظام کر دیں گے۔ بشرطیکہ قیام کی مدت ۴۸ گھنٹہ سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ قیام کی جو جگہ مہیا کی جائے گی وہ تکلفات سے بالکل خالی ہوگی۔ اور کوئٹہ کے حالات اب تک ایسے ہیں کہ قدرے اندیشہ اور زحمت سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی مالک املاک کوئٹہ میں اس سے زیادہ ٹھہرنا چاہے گا تو وہ ٹھہر سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں اسے اپنے قیام و خوراک کا خود ہی انتظام کرنا ہوگا۔

۷۔ اس وقت حکومت ہند قطعی طور پر یہ کہنے سے قاصر ہے۔ کہ جب ملبہ کی صفائی کی کارروائیاں پھر سے شروع ہوں گی تو دبے ہوئے مال کو برآمد کرنے کے کیا انتظامات ہونگے۔ لیکن قرینہ یہ ہے کہ ملبہ کی صفائی کا سارا کام منظم اور مرتب مزدوروں کی جماعتیں کریں گی۔ جن کی حکومت کی طرف سے بھرتی کی جائے گی اس غرض کے لئے چھ سو مزدوروں کی ایک جماعت پہلے ہی مقامی طور پر بھرتی کر لی گئی ہے۔ اور جب شہر میں ملبہ کی صفائی کا کام بلا خطر شروع کیا جا سکے گا تو تقریباً ایک ہزار مزدوروں کی جماعت جالندھر سے آ جائے گی۔

۸۔ جب شہر کے کسی خاص محلہ یا سڑک پر صفائی ملبہ کا کام شروع ہوگا۔ تو جہاں تک عملاً ممکن ہوگا۔ تمام اضلاع میں مالکان املاک کو بروقت اطلاع دیدی جائے گی اور اس طرح ان کو اس بات کا موقعہ دیا جائے گا۔ کہ وہ صفائی ملبہ کی کارروائی کے وقت خود موجود رہیں۔ بہر صورت یہ کام حکومت کے ایک ذمہ دار سول افسر کی موجودگی میں ہوگا۔ اور اگر کوئی مالک املاک موجود نہ ہوگا۔ تو برآمد شدہ املاک سول حکام کی حفاظت میں رکھا دی جائیگی۔ اور اس بات کی تمام امکانی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ کہ اس کی قابل اطمینان نشان دہی ہو جائے۔

۹۔ املاک کی نشان دہی اور بحالی

بہت ہی مشکل کام میں سہولت پیدا کرنے کے لئے زلزلہ کے کمشنر یہ انتظامات کر رہے ہیں۔ کہ دعاوی کا اندراج ڈپٹی کمشنروں یا کلکٹروں یا پولیٹیکل افسروں کے اجلاس پر کیا جائے۔ اس معاملہ میں مزید ہدایات کو ان تمام اضلاع میں جہاں کوئٹہ کے مالکان املاک رہتے ہیں پورے طور پر مشتہر کیا جائے گا۔ اس کے متعلق بھی بعد کو اطلاع دی جائے گی۔ کہ املاک کے دعاوی کا تصفیہ کرنے کے لئے کیا نظام قائم کیا جائے گا۔

احراریوں کا جنون آمیز جوش قتل

آج کل خون آشام جذبات احراریوں کے رونگٹے رونگٹے سے پھوٹ رہے ہیں۔ اس مجنونانہ خون آشامی کا مظاہرہ لدھیانہ میں ۱۵ جون کو اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ میں کیا گیا۔ جب کہ وہاں سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت چودھری فضل الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر ہو رہا تھا۔ ایک نوجوان احراری نے دوران تقریر میں احمدیوں کو مرتد۔ اور واجب القتل قرار دیتے ہوئے کہا۔ اب ہم اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ جہاں کوئی احمدی ملے اسے قتل کر دیں۔ ہمارے ایک دوست کا ذکر کرتے ہوئے کہا وہ قادیانی ایجنٹ ہے اور اسے ۵۰۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میرے پاس تلوار نہیں ورنہ میں اسے قتل کر دوں۔ جب صاحب صدر نے روکا۔ تو کہنے لگا۔ میں ایسی باتیں کہنے سے نہیں رکوں گا۔ اس پر صاحب صدر جلسہ برخواست کرنے کا اعلان کر کے تشریف لے گئے۔ لیکن بعد میں بھی قتل و غارت کی تلقین جاری رہی۔ امید ہے کہ پولیس کے ریکارڈ میں یہ بات آ گئی ہوگی۔

اس کے بعد لوگوں میں بہت زیادہ اشتعال پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ۱۷ جون۔ نئے سرے سے جلوس کی شکل میں ہمارے سلسلہ کے خلاف گندہ دہانی کی گئی۔ اور ہمارے پیارے امام کو ہمارے گھروں پر آ کر اور ہماری مسجد کے سامنے گالیاں دی گئیں۔

ہم حکومت پنجاب کو صوبہ سرحد میں قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پر قاتلانہ حملہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ لدھیانہ میں احمدیوں کے قتل کے لئے جو اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اگر اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ اور کوئی ناخوشگوار نتیجہ نکلا۔ تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

خاکسار:۔ سعید احمد سیکرٹری امور عامہ احمدیہ انجمن لدھیانہ۔

ووٹران۔ جماعت احمدیہ صوبہ سرحد

گورنمنٹ صوبہ سرحد نے کچھ قواعد و شرائط مقرر کئے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں۔ تاہر شخص دیکھ لے۔ کہ آیا ان شرائط کے ماتحت ووٹر بن سکتا ہے یا نہیں۔ نیز عورتوں کو بھی حقوق ووٹ دہندگی ملتے ہیں۔ جن کی طرف سے ولی باپ یا شوہر یا بھائی یا بیٹا درخواست دے گا کہ شرائط شائع شدہ کے ماتحت فلاں عورتیں ووٹر ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح ان کو حق ووٹ دہندگی مل سکے گا۔ احباب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا منشا ہے کہ کوئی احمدی مرد ہو یا عورت جو ووٹر بن سکتی ہو۔ ضرور کوشش کر کے اپنے آپ کو ووٹر لکھوائے۔ اور کوئی غافل بالغ احمدی جو ووٹر بن سکتا ہو اپنا حق نہ چھوڑے۔ ہندو اور دوسری اقوام ان معاملات میں نہایت مستعد اور ہوشیار رہیں۔ مگر عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ مسلمان غافل اور سست ہیں ایسی باتوں سے جو بظاہر معمولی ہوتی ہیں۔ بعد میں جا کر ملکی حقوق پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ اور پھر اس وقت پچھتانے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

نیز یہ بات ضروری طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس وقت صوبہ سرحد میں احراری نے ہماری مخالفت اندھا دھند شروع کر رکھی ہے۔ اور وہ لوگ جو طالب ووٹ ہوتے ہیں یا اس وقت خاموشی سے ہماری مخالفت دیکھ رہے ہیں۔ مگر بعد میں یہی لوگ ہمارے پاس گوناگوں رنگوں میں حصول ووٹ کی غرض سے آئیں گے۔ لہٰذا کوئی جماعت یا ان کے ممبر کسی سے بطور خود ووٹ دینے کا وعدہ نہ کریں۔ یہ معاملہ بعد میں باہمی مشورے سے طے ہوگا کہ کس کو ووٹ دیا جائے۔ گذشتہ موقعہ پر بعض احباب نے چند ایسے اشخاص کو ووٹ دلائے۔ جنہوں نے ووٹ لینے کے بعد پوری بددیانتی سے کام لیا ہماری جماعت سے دھوکا کیا اور ہمارے خلاف علی الاعلان حصہ لیتے رہے۔ اس واسطے مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈسا نہیں جاتا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس بات کو خوب جانتے ہونگے۔ کہ امیر کے حکم کی پابندی ان پر کس قدر واجب ہے۔ اور اطاعت امیر کو مدنظر رکھ کر وہ تنظیم جماعت کے اصول کی پابندی کریں گے۔ اور جو بات ہماری جماعت کا طغرائے امتیاز ہے اس کی قدر کریں گے۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم

خاکسار:۔ قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کی قرار دادیں

۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

۱۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر ایک احراری شریر نے جو بزدلانہ حملہ کیا ہے یہ میٹنگ اسے انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور اسے احراری ملانوں۔ اخبار پیغام صلح۔ احسان۔ زمیندار اور مدینہ کے اس جھوٹے پروپیگنڈا کا براہ راست نتیجہ قرار دیتی ہے۔ جو یہ لوگ قاضی صاحب کی جان کو بالخصوص اور دوسرے احمدیوں کی جانوں کو بالعموم خطرہ میں ڈالنے کے عمداً کر رہے تھے

۲۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب اور دوسرے احمدیوں کی جانوں کی حفاظت کے لئے یہ میٹنگ حکام ضلع سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس حملہ کی تہ میں جو خفیہ سازش ہے۔ اس کا سراغ لگائے۔

۳۔ چونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض غیر احمدیوں نے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور دیگر احراری مولویوں کو بلایا ہے۔ تا وہ اس ضلع میں آ کر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریریں کریں۔ اور لوگوں میں احمدیوں کے خلاف جذبات و نفرت و حقارت پیدا کریں۔ اس لئے حکام ضلع سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان معاندانہ اور متعصبانہ شرارتوں کو روکنے کے لئے اس معاہدہ کی رو سے جو موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی ہدایات کے ماتحت احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہوا تھا۔ انسدادی تدابیر اختیار کرے

عبدالحق سیکرٹری

جماعت احمدیہ کوہاٹ کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کوہاٹ کا ایک جلسہ ۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو احمدیہ مسلم لائبریری میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

(۱) انجمن احمدیہ کوہاٹ کا یہ غیر معمولی جلسہ اپنے پراونشل امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا اور ان کے ایک احراری کے حملہ سے بال بال بچ جانے پر انہیں مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور فرانٹیر گورنمنٹ کی توجہ اپنے ۱۱ مئی کے ریزولیوشن کی طرف منعطف کراتا ہے۔ جو اسی وقت ذمہ دار افسروں کو بھیج دیا گیا تھا۔ اور جو اس معاندانہ پروپیگنڈا کے متعلق تھا جو بعض احراری پشاور ڈسٹرکٹ میں کرتے پھرتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے۔ کہ اس شرارت کے اصل بانیوں کا سراغ لگانے کے لئے مؤثر ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اور پھر انہیں ایسی عبرتناک

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نینی تال ۲۰ رجون۔ گورنمنٹ ہند نے اس بات کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال کو قبل از وقت رہا نہ کیا جائے گا۔ ہوم ممبر حکومت ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ان کی رہائی کا سوال حکومت بنگال کے ہاتھ میں ہے۔

پٹنہ ۲۰ رجون۔ افواہ ہے۔ کہ صوبہ سندھ کا پہلا گورنر حکومت ہند کے لاء سیکرٹری سر لینسلاٹ گراہم کو مقرر کیا جائیگا اور مسٹر ہیلٹ ہوم سیکرٹری کو صوبہ اڑیسہ کا گورنر بنایا جائیگا۔ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو یہ دونوں صوبے علیحدہ بنا دیئے جائینگے۔

بنوں ۲۰ رجون۔ رائے بہادر کرم چند کے خلاف ایک مقدمہ میں سشن سب جج پشاور نے ۵½ لاکھ روپیہ کی ڈگری دی تھی۔ انہوں نے اس کے خلاف ملک معظم باجلاس کونسل کے سامنے اپیل کرنے کی اجازت طلب کی۔ جو جوڈیشل کمشنر نے نامنظور کر دی ہے۔

دہلی ۲۰ رجون۔ برلن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ کملا نہرو کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔

جڑانوالہ۔ گنگاپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ رات کے وقت جب سب لوگ سو رہے تھے۔ جڑانوالہ کی بڑی نہر کا بند ٹوٹ گیا۔ اور ۱۲ میل تک دیہات میں پانی ہی پانی پھیل گیا۔ سینکڑوں جانور اور متعدد آدمی بہہ گئے۔ نہر کا جمعدار اور بیلدار بھی لاپتہ ہیں۔ سینکڑوں مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ دیہات بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ کئی زمینداروں کے گندم کے ڈھیر بھی بہ گئے۔

لنڈن ۱۹ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کے درمیان معاہدہ کے بارہ میں فرانس نے برطانیہ کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس معاہدہ کی روشنی میں وہ اپنی بحری طاقت میں اضافہ کرے گا۔

لنڈن ۱۹ رجون۔ ۵۰ لاکھ پونڈ کے خرچ سے انگلستان اور ویلز کے خاص رقبہ جات میں مجلسی اصلاح کی ۷۴ سکیمیں منظور کی گئی ہیں۔ جس کمشنر نے یہ سکیمیں تیار کیں۔ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ موجودہ ہسپتالوں کو زیادہ آرام دہ بنانے یا ان کو وسیع کرنے کی سکیم پر بھی وہ غور کر رہا ہے۔

نیویارک ۱۹ رجون۔ غیر سرکاری اندازہ کے مطابق مڈل ویسٹ میں زوردار بارش کے نتیجہ میں طغیانی آئی۔ جس سے ۱۷۵ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۷۴ ملین ڈالر ہے۔

لانسنگ (امریکہ) ۱۹ رجون۔ کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے قیدیوں نے بغاوت کر دی لیکن گیس بموں کے ذریعہ ان پر قابو پا لیا گیا۔ باغیوں نے وارڈر کے گیارہ اشخاص کو بطور یرغمال پکڑ رکھا تھا۔ حکام نے بھی ایک باغی کو پکڑ لیا۔ جس پر مشتعل ہو کر باغیوں نے کان میں آگ لگا دی۔ وارڈر نے گیس پروف نقاب پہن لئے۔ اور باغیوں کا دھوئیں سے دم گھٹنے لگا۔ اور وہ مغلوب ہو گئے۔

لنڈن ۱۹ رجون۔ کینٹن سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک فوجی جرنیل اور اس کے سٹاف کے چیف کو دفعتہً پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ اس پر الزام یہ تھا۔ کہ وہ بحری ڈاکوؤں کی سرکوبی کرنے کے بجائے ان کی امداد کر رہا تھا۔

جنیوا ۱۹ رجون۔ انٹرنیشنل لیبر کانفرنس میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے نمائندوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ دنیا کو زیادہ کھانے پینے کی ترغیب دینے کے لئے بین الاقوامی کوشش کی جانی چاہئے۔ محرک نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ دنیا کی آبادی میں ۱۹۲۷ء کی نسبت چھ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر اشیائے خوردنی کی کھپت اس قدر ہے۔ اسے بڑھانے کے لئے چاہئے کہ حکومت سکینڈے نیویا کی طرح سکول کے طلباء کو صبح کا کھانا اور حکومت امریکہ کی طرح انہیں دودھ سرکاری طور پر مہیا کیا جائے۔

دہلی ۲۰ رجون۔ ایک نوجوان مسلم عورت سردار بیگم نامی نے اپنے والد کے خلاف عدالت میں درخواست دی ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتا ہے۔ اور اُسے خاوند کے گھر نہیں جانے دیتا۔ عدالت نے اس کے والد کے نام نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ وجہ بیان کرے۔ اس سے نیک چلنی کی ضمانت کیوں نہ لی جائے۔

شملہ ۱۹ رجون۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کوئٹہ میں زلزلہ سے سرکاری عمارات کو چھ کروڑ روپیہ کا نقصان پہونچا ہے۔ ریلوے کو تیس سے پچاس لاکھ کا نقصان پہونچا ہے۔

استنبول ۱۹ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت کے محکمہ جاسوسی نے ۳۵ غیر ملکیوں کو گرفتار کیا ہے۔ جس میں سے ۸ انگریز۔ ۳ فرانسیسی۔ ۱۲ بلغاری اور ۱۲ البانوی ہیں۔ ان کے قبضہ سے بعض ایسے کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ لوگ ترکی کی فوجی نقل و حرکت اور سامانِ حرب کی خرید و فروخت کے متعلق خبریں ترکی کے مخالفین کو پہنچاتے تھے۔ حکومت نے ان کے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک سپیشل ٹریبیونل مقرر کیا ہے۔

انگورہ ۱۹ رجولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ترکی نے یہود کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ یہودی وفود سینکڑوں کی تعداد میں فلسطین کی طرف جا رہے ہیں۔ حکومت ترکی نے ان پر متعدد الزامات لگائے ہیں۔ جن میں سے ایک جاسوسی کا ہے۔

آگرہ ۱۹ رجون۔ گذشتہ شب سائنٹیفک سٹورز آگرہ کو آگ لگ گئی جو کئی گھنٹے جاری رہی۔ تمام سٹور جل کر راکھ ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

امرتسر۔ سٹی کانگریس کمیٹی میں خواجہ عبدالرحمن غازی کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ اور پارٹی بازی اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ صدر کانگریس اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کوئٹہ ریلیف کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔

مدراس ۱۹ رجون۔ ایک قریبی گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک متمول خاندان جو میاں بیوی اور چار بچوں پر مشتمل تھا۔ رات کے وقت اچھا بھلا سویا۔ لیکن صبح کے وقت سب کے سب اپنے بستروں پر مردہ پائے گئے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

لاہور ۲۰ رجون۔ کرنل اوگیرٹ نے جو کوئٹہ کے پناہ گزینوں میں کپڑے تقسیم کرنے کے شعبہ کے انچارج ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارے پاس کپڑوں کا سٹاک کافی ہو گیا ہے۔ اس لئے کپڑوں کے عطیات کی ضرورت نہیں۔

امرتسر ۲۰ رجون۔ سرکردہ سکھ لیڈروں کی طرف سے جنہیں ماسٹر تارا سنگھ اور سردار منگل سنگھ بھی شامل ہیں۔ ایک اعلان میں سکھوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وطن کی آزادی کے لئے کانگریس کے ممبر بنیں۔ کیونکہ کانگریس نے ملک اور قوم کے لئے بیش بہا قربانیاں کی ہیں۔ اس نے ہم کو شیر دل بنایا اور بے ہتھیار ہوتے ہوئے مقابلہ کرنے کا ڈھنگ سکھایا ہے۔

لاہور ۲۰ رجون۔ پولیس نے لالہ گوراندتہ مل میونسپل کمشنر کا چالان ٹریفک کے سلسلہ میں کیا تھا۔ آپ کے وکیل نے عدالت کے سامنے یہ اعتراض پیش کیا۔ کہ پولیس کو ٹریفک کے سلسلہ میں کسی کا چالان کرنے کا اختیار ہی نہیں۔ یہ حق صرف میونسپل کمیٹی کو ہے۔ پولیس والے خواہ مخواہ لوگوں کے چالان کراتے اور انہیں سزائیں دلواتے رہتے ہیں۔ کورٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے کہا۔ کہ میونسپل کمیٹی کو ملزم کا چالان کرنے کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ وہاں سے اجازت آجائے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی